تیل بطن کی ہائیڈرولوجی لیبارٹریز انتظامیہ کی کارکردگی رپورٹ جاری

(مدیر/نمائندہ اخبار/ایجنسی)

مرکزی سندھ کے ضلع سکھر میں واقع ہائیڈرولوجی لیبارٹریز کی انتظامیہ نے پیر کے روز اپنی سالانہ کارکردگی رپورٹ جاری کی۔ رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا کہ ادارے نے گزشتہ مالی سال کے دوران زیر زمین پانی کے 1 + 14 + 85 + N نمونے جمع کیے اور 3 نئے مشاہدہ کنویں کامیابی سے مکمل کیے۔ ادارے کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر نوید اختر میمن نے کراچی میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ادارہ اب تک 2 ہزار 7 سو 40 کنویں کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ نظام میں منتقل کر چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریکارڈ کا یہ عمل ادارے کی ویب سائٹ پر 24 گھنٹے دستیاب ہوگا۔

رپورٹ کے مطابق سکھر، لاڑکانہ اور جیکب آباد کے اضلاع میں زیر زمین پانی کی سطح میں اوسطً 0.6 میٹر کی کمی ریکارڈ ہوئی ہے۔ ڈاکٹر نوید اختر میمن نے کہا کہ یہ اعداد خطرے کی گھنٹی ہیں اور ادارہ متعلقہ اضلاع کے زرعی ٹیوب ویلز کے اعداد کا تقابلی جائزہ اگلے ماہ شائع کرے گا۔ تاہم رپورٹ میں یہ نہیں بتایا گیا کہ ان اضلاع میں کتنے ٹیوب ویلز رجسٹرڈ ہیں اور کتنے غیر قانونی طور پر چل رہے ہیں، جو ماہرین کے نزدیک اصل مسئلہ ہے۔

ادارے کے ایک سینئر ہائیڈرولوجسٹ انجینئر شمیم اختر کھوسو نے بتایا کہ لیبارٹریز نے 12 نئے کیمیائی تجزیے متعارف کرائے ہیں جن میں آرسینک اور فلورائڈ کی مقدار کا پتا چلایا جا سکتا ہے۔ ان کے مطابق سکھر کے 9 مقامات پر آرسینک کی مقدار عالمی ادارۂ صحت کی حد سے زیادہ پائی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ پانی پینے کے لیے استعمال ہو رہا ہے اور مقامی آبادی میں جلد کے امراض کے کیسز رپورٹ ہو رہے ہیں۔ تاہم انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ ان کیسز کی تعداد کتنی ہے۔

دوسری جانب سندھ آبی ماہرین کی ایسوسی ایشن کے صدر پروفیسر عبدالحمید میمن نے رپورٹ کو ادارے کی اپنی کارکردگی کا خود ساختہ جائزہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ جب تک یہ رپورٹ کسی آزاد ادارے سے تصدیق شدہ نہیں ہوتی، اس پر اعتماد کرنا مشکل ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ سندھ میں زیر زمین پانی کے نمونے لینے کا کام زیادہ تر نجی لیبارٹریز کے پاس ہے اور سرکاری ادارے کے پاس صرف 11 فیصد نمونے ہیں۔ پروفیسر میمن نے مطالبہ کیا کہ ادارہ اپنے نمونے لینے کے طریقے اور لیبارٹری کے آلات کی تفصیل ویب سائٹ پر شائع کرے۔

ادارے کے ترجمان کے مطابق رپورٹ کا مکمل متن اگلے ہفتے ادارے کی ویب سائٹ پر دستیاب ہوگا۔ ترجمان نے کہا کہ رپورٹ پر تبصرے اور تجاویز 30 دن تک ادارے کو بھیجی جا سکیں گی۔ ادارہ ان تجاویز کا جائزہ لینے کے بعد رپورٹ کا نظر ثانی شدہ ایڈیشن 6 جون کو جاری کرے گا۔ ادارے کے مطابق نظر ثانی شدہ ایڈیشن میں آرسینک اور فلورائڈ کے نمونوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے گا۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر رپورٹ کے اعداد درست ثابت ہوئے تو یہ سندھ میں زیر زمین پانی کے تحفظ کے لیے پہلی بڑی پیشرفت ہوگی۔ تاہم انہوں نے خبردار کیا کہ اگر ادارہ اپنے نمونے لینے کے طریقے شفاف نہ بنایا گیا تو یہ رپورٹ بھی پہلے کی رپورٹوں کی طرح کاغذ پر رہ جائے گی۔ سکھر کے شہری اس رپورٹ کو اپنے علاقے کے پانی کے معیار کے بارے میں اپنے خدشات کی تصدیق قرار دیتے ہیں۔

لیڈیاں

سندھ کے ضلع سکھر میں واقع ہائیڈرولوجی لیبارٹریز کی انتظامیہ نے پیر کے روز اپنی سالانہ کارکردگی رپورٹ جاری کی۔ رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا کہ ادارے نے گزشتہ مالی سال کے دوران زیر زمین پانی کے 1 + 14 + 85 + N نمونے جمع کیے اور 3 نئے مشاہدہ کنویں کامیابی سے مکمل کیے۔ ادارے کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر نوید اختر میمن نے کراچی میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ادارہ اب تک 2 ہزار 7 سو 40 کنویں کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ نظام میں منتقل کر چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ریکارڈ 24 گھنٹے ادارے کی ویب سائٹ پر دستیاب ہوگا۔

رپورٹ کے مطابق سکھر، لاڑکانہ اور جیکب آباد کے اضلاع میں زیر زمین پانی کی سطح میں اوسطً 0.6 میٹر کی کمی ریکارڈ ہوئی ہے۔ ڈاکٹر نوید اختر میمن نے کہا کہ یہ اعداد خطرے کی گھنٹی ہیں اور ادارہ متعلقہ اضلاع کے زرعی ٹیوب ویلز کے اعداد کا تقابلی جائزہ اگلے ماہ شائع کرے گا۔ تاہم رپورٹ میں یہ نہیں بتایا گیا کہ ان اضلاع میں کتنے ٹیوب ویلز رجسٹرڈ ہیں اور کتنے غیر قانونی طور پر چل رہے ہیں، جو ماہرین کے نزدیک اصل مسئلہ ہے۔

ادارے کے ایک سینئر ہائیڈرولوجسٹ انجینئر شمیم اختر کھوسو نے بتایا کہ لیبارٹریز نے 12 نئے کیمیائی تجزیے متعارف کرائے ہیں جن میں آرسینک اور فلورائڈ کی مقدار کا پتا چلایا جا سکتا ہے۔ ان کے مطابق سکھر کے 9 مقامات پر آرسینک کی مقدار عالمی ادارۂ صحت کی حد سے زیادہ پائی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ پانی پینے کے لیے استعمال ہو رہا ہے اور مقامی آبادی میں جلد کے امراض کے کیسز رپورٹ ہو رہے ہیں۔ تاہم انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ ان کیسز کی تعداد کتنی ہے۔

دوسری جانب سندھ آبی ماہرین کی ایسوسی ایشن کے صدر پروفیسر عبدالحمید میمن نے رپورٹ کو ادارے کی اپنی کارکردگی کا خود ساختہ جائزہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ جب تک یہ رپورٹ کسی آزاد ادارے سے تصدیق شدہ نہیں ہوتی، اس پر اعتماد کرنا مشکل ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ سندھ میں زیر زمین پانی کے نمونے لینے کا کام زیادہ تر نجی لیبارٹریز کے پاس ہے اور سرکاری ادارے کے پاس صرف 11 فیصد نمونے ہیں۔ پروفیسر میمن نے مطالبہ کیا کہ ادارہ اپنے نمونے لینے کے طریقے اور لیبارٹری کے آلات کی تفصیل ویب سائٹ پر شائع کرے۔

ادارے کے ترجمان کے مطابق رپورٹ کا مکمل متن اگلے ہفتے ادارے کی ویب سائٹ پر دستیاب ہوگا۔ ترجمان نے کہا کہ رپورٹ پر تبصرے اور تجاویز 30 دن تک ادارے کو بھیجی جا سکیں گی۔ ادارہ ان تجاویز کا جائزہ لینے کے بعد رپورٹ کا نظر ثانی شدہ ایڈیشن 6 جون کو جاری کرے گا۔ ادارے کے مطابق نظر ثانی شدہ ایڈیشن میں آرسینک اور فلورائڈ کے نمونوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے گا۔ تاہم انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ ان نمونوں کی تعداد کتنی ہوگی